REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۵۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN .143516.

۲؍ صفر ۱۴۰۱ ہجری — ۱۱؍ فتح ۱۳۵۹ ہش — ۱۱؍ دسمبر ۱۹۸۰ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹؍ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مجریہ ۲؍ دسمبر ۱۹۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹروں نے بعض ادویات تجویز کی ہیں جو کہ حضور استعمال کر رہے ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۹؍ فتح (دسمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کیلئے
بیش قیمت زریں نصائح

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی نصائح

(۱) "جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا کیا اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں۔ بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں۔ اصلاح خلق اللہ ہے۔ پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں؟"

(اشتہار منسلکہ شہادت القرآن)

(۲) "کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔"

(الحکم)

(۳) "سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے۔ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے ...... ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو۔"

(الحکم ۱۰؍ مارچ ۱۹۰۲ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصائح

(۱) "یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ایام میں بے احتیاطیاں دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے۔ اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا اس کی سرزنش کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے یا مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسہ پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں کہ ہم محض رسم پوری کرنے نہیں چلے بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے اور جب علیحدہ ہوں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔"

(الفضل ۱۸؍ دسمبر ۱۹۳۷ء)

(۲) "آپ لوگ جو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے باہر سے تشریف لائے ہیں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ حکمت کی ایک بات بھی بعض دفعہ انسان کی نجات کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر بات جو یہاں بیان کی جائے اسے آپ پورے غور اور توجہ کے ساتھ سنیں اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کونسی بات اس کے لئے نجات کا موجب بننے والی ہے۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

(۳) "الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہوتی ہے۔ اور اس کے ذکر میں مشغول رہتی ہے۔ پس اس خصوصیت کو قائم رکھو۔ اور اپنے وجود کو دنیا سے قطع تعلق کر کے اتنا ہلکا بنالو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہیں آسانی سے بلند سے بلند مقام تک لے جاسکیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنے اور اپنے قلوب کو اس کے ذکر کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو...... تم نے سردی برداشت کی ہے، یہاں آنے کے لئے پیسے خرچ کئے ہیں، بیوی بچوں سے جدا ہوئے ہو، اپنے کاموں کا نقصان کیا ہے۔ پس اس تکلیف کا کچھ تو صلہ ملنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تمہیں صلہ دینے کے لئے تیار ہے لیکن صلہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے اوقات کو موجب برکات بناؤ تو پھر یہی وہ برتن بن جائے گا جس میں خدا تعالیٰ اپنا صلہ دے گا۔"

(خطاب فرمودہ ۲۶؍ دسمبر ۱۹۵۳ء)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح

"جلسہ سالانہ کے دوران آپ نے شور نہیں کرنا، آوازے نہیں کسنا۔ جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے۔ نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے۔ چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا۔ خدا کے حضور میں ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے۔ اللہ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔"

(بحوالہ الفضل ۱۵؍ دسمبر ۱۹۷۹ء)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰؍ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران اسلام کی فضیلت پر نہایت مؤثر گفتگو

استقبالیہ تقریب میں لبنان، ٹرکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے باشندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور اہلِ شہر کی جانب سے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم

۲۸ جولائی کو کوپن ہیگن سے گوٹن برگ
(کے لئے روانگی)

حضور ایدہ اللہ کوپن ہیگن سے گوٹن برگ روانہ ہونے کے لئے صبح دس بجکر چالیس منٹ پر مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔ احمدی نومسلم بھائیوں میں سے جناب الحاج نوح سونڈ ہنس صاحب، جناب کمال کروگ، اور جناب ابراہیم لوم ہالٹ کے علاوہ سویڈن میں مقیم بہت سے پاکستانی احباب حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے چند منٹ ان احباب سے باتیں کیں اور پھر اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

دریں اثناء حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا (جنہیں دُعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے احمدی خواتین خاصی تعداد میں آئی ہوئی تھیں) موٹر کار میں سوار ہوئیں۔ قافلہ کے دُوسرے ارکین ایک علیحدہ موٹر کار میں سوار ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کے موٹر میں تشریف فرما ہونے پر سوا گیارہ بجے قبل دوپہر موٹر کاریں گوٹن برگ کی جانب روانہ ہوئیں۔ حضور کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب کے حصہ میں آئی۔ اہلِ قافلہ کے علاوہ مبلغ ڈنمارک مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل وعیال، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب، مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب اور اُن کے فرزند عزیز عبداللطیف دو علیحدہ موٹر کاروں میں مشایعت کی غرض سے ساتھ روانہ ہوئے۔ تقریباً چالیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد حضور نے ڈنمارک کی بندرگاہ ہلسنگور میں قریباً سوا گھنٹہ قیام فرمایا اور وہاں سے بذریعہ فیری سوا ۱ بجے دوپہر سویڈن کی بندرگاہ ہلسنگبورگ پہنچے۔ ہلسنگور پہنچنے پر مبلغ انچارج ڈنمارک مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل وعیال اور بعض دیگر مقامی احباب جو مشایعت کی غرض سے ساتھ آئے تھے حضور سے اجازت لے کر اور مصافحہ کا شرف حاصل کرکے کوپن ہیگن واپس تشریف لے گئے اور حضور نے سویڈن کی بندرگاہ ہلسنگبورگ پہنچنے کے بعد موٹر کاروں میں گوٹن برگ کی طرف سفر جاری رکھا۔ گوٹن برگ سے ایک سو کلومیٹر پہلے فالکن برگ (FALKEN BERG) کے مقام پر مبلغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ مکرم خلیفہ بشیر الدین احمد صاحب اور مکرم عبدالرشید درویش آف گوجرانوالہ حضور کے استقبال اور مشایعت کے لئے پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور پھر مع اہلِ قافلہ ان کی معیت میں سڑک سے ذرا ہٹ کر واقع موٹل آٹو موبلین (MOTELL MOBILEN) میں سہ پہر کی چائے نوش فرمائی۔ وہاں سے ساڑھے پانچ بجے شام روانہ ہو کر سات بجے شام گوٹن برگ پہنچے اور سیدھے "مسجد ناصر" تشریف لے گئے۔

مشن ہاؤس میں ورود و استقبال

مشن ہاؤس اور اس کا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور نہایت خوبصورت خیر مقدمی قطعات سے سجا ہوا تھا۔ یہ قطعات سویڈش، انگلش، اُردو اور پنجابی زبان میں لکھے ہوئے تھے۔ اور بہت مناسب جگہوں پر آویزاں تھے۔

گوٹن برگ میں مسجد ناصر اور مشن ہاؤس کے گرد آج سے چند سال قبل جو باغ لگایا گیا تھا وہ بھی بہت صاف ستھرا اور خوشنما نظر آرہا تھا۔ اس باغ کے سرے پر کار پارک کے نزدیک سویڈن کے مقامی احباب حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں صف بستہ ایستادہ تھے۔ ان میں مبلغ سویڈن مکرم حامد کریم صاحب۔ مکرم نصیر الحق صاحب۔ مکرم شہود الحق صاحب اور ناروے کے شہر مالمو سے تشریف لانے والے ہمارے مصری احمدی بھائی مکرم مصطفیٰ کامل خاص طور پر نمایاں تھے۔ جونہی قافلہ کی دُوسری کاروں کے ہمراہ حضور ایدہ اللہ کی کار مشن ہاؤس کے باغ میں آکر رُکی قطاروں میں کھڑے ہوئے احباب نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ زندہ باد کے پُرجوش نعرے بلند کر کے حضور کا بہت والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ حضور نے موٹر کار سے اُترنے کے بعد جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اور اُن سے بہت خوش دلی سے باتیں کیں۔ احمدی مستورات بھی خاصی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ اور مشن ہاؤس کے اندر جمع تھیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اندر تشریف لے جانے پر انہوں نے آپکا پُرتپاک استقبال کیا۔

حضور نے مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جانے سے قبل مبلغ انچارج احمدیہ مشن سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب اور مبلغ گوٹن برگ مکرم حامد کریم صاحب کی معیت میں مسجد ناصر اور مشن ہاؤس کے دفاتر وغیرہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ اور مشن ہاؤس کی ضروریات کا جائزہ لیا۔ اور اس بارہ میں مبلغ انچارج صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور مشن ہاؤس کے باغ میں تشریف لائے اور گھاس کے قطعات، پھولوں کی کیاریوں اور درختوں وغیرہ کا معائنہ کیا اور بعض پھلدار درختوں کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور درختوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کے بارے میں مبلغینِ کرام اور احبابِ جماعت کو ہدایات سے نوازا۔

(۲۹ جولائی ۱۹۸۰ء)
اخباری نمائندوں کیساتھ گفتگو

دُوسرے روز یعنی ۲۹ جولائی ۱۹۸۰ء کو وہاں کے ایک با اثر اخبار روزنامہ "آربے تت" (ARBETET) کے دو رپورٹر اور ایک فوٹو گرافر حضور سے ملاقات کے لئے آئے حضور نے سوا گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک اُن کے سوالوں کا جواب دیکر اسلامی تعلیم کی فضیلت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔

دَورے کا مقصد:

اس سوال کے جواب میں کہ یورپین ممالک کے دَورے سے آپ کا مقصد کیا ہے؟ حضور نے فرمایا میرا مشن یہ ہے کہ میں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھانا چاہتا ہوں کہ اُن کے مسائل کا حل اس امر میں مضمر ہے کہ وہ نوع انسان سے محبت کرنا سیکھیں۔ ہر انسان دوسرے انسان سے پیار کرے اور سب ایک دُوسرے کی خیر خواہی کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی بے مثال ولازوال تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایسے معاشرتی نظام کا قیام عمل میں آئے کہ ہر انسان کو اُس کا حق ملنے میں کوئی روک باقی نہ رہے۔

حضور نے فرمایا کہ باہم محبت کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ محبت دُنیا میں غالب آتی ہے۔ اور نفرت ناکامی سے دوچار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ ایک دن ہم اسلام کے لئے تمہارے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جس دن ہم تمہیں یہ یقین دلا دیں گے کہ ہم جو کچھ تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ اُس سے جو پہلے سے تمہارے پاس ہے بہتر ہے تو تم اسلام قبول کئے اور اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہو گے۔

تشدد کی مخالفت

رپورٹر نے بعض مسلمان ملکوں میں رُونما ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہاں کے بعض مذہبی لیڈروں کے پُرتشدد نظریات اور طرزِ عمل کا ذکر کر کے حضور سے دریافت کیا کہ ان کا یہ طرزِ عمل کہاں تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا تمام مذہبی لیڈروں کا میرے دل میں احترام ہے۔ لیکن خود اسلامی تعلیم کی رُو سے تشدد خواہ کسی بھی شکل میں ہو میں اُس کے خلاف ہوں۔ امن کسی صورت میں بھی برباد نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ قائم رہنے والی کامیابی پُرامن طریقوں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے امن برقرار رکھنے اور اس میں کوئی رخنہ نہ ڈالنے پر بہت زور دیا ہے۔ میں تو تشدد کا جواب تشدد سے نہ دینے کا قائل ہوں۔ کیونکہ ہر حالت میں اگر تشدد کا جواب تشدد سے دینے کو ضروری اور لازمی سمجھا جائے تو تشدد کا چکر کبھی ختم نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آج سے چند سال قبل احمدیوں کے ساتھ تشدد ہوا تو میں نے احمدیوں کو صبر سے کام لینے کی تلقین کی اور انہیں جواباً کسی قسم کا تشدد اختیار نہیں کرنے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگ جو پہلے ہم پر تشدد کرتے تھے ہمارے نمونہ سے متاثر ہو کر خود ہم میں آشامل ہوئے۔

نصرتِ الٰہی کی درخشندہ مثال

اس سوال کے جواب میں کہ تبلیغِ اسلام اور رفاہِ عامہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

اسلام کا باغ، باغِ محمدؐ ہے اس کے ثمرات ہمیشہ باقی رہیں گے

ہم بحیثیت جماعت یہ ثمرات کھا رہے ہیں اور ہم ہمیشہ اس سے حصہ پائیں گے

اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ساری قوتوں کا زور ٹوٹ جائے گا!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۸ر نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز ۸ر نومبر سہ پہر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص خود کو باغِ محمدؐ میں پاتا ہے اور اس کی جھولیاں ثمرات باغ محمدؐ سے بھری ہوئی ہیں اور کوئی شخص اُسے یہ کہے کہ تو دھتکارا ہوا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا کہ میری جھولیوں کی طرف دیکھ یہ بھری ہوئی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ باغِ محمدؐ اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اس کو خدا کے جانی نثاروں نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ ہر صدی نے قربانیاں دے کر اسے تر و تازہ رکھا ہے۔ اس باغ کے پھل اتنے میٹھے، شیریں اور خوشبودار ہیں کہ جس کو ایک دفعہ اس جنت کا پھل مل جائے تو وہ ساری عمر اس کی تلاش میں گزار دیتا ہے۔

حضور نے خدام اور دیگر احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم خدا کی حمد کے ترانے گاتے رہو اور بار بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے رہو۔ اس موقعہ پر حضور نے بار بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ ورد کرتے ہوئے باغ محمدؐ کے شیریں ثمرات حاصل کرتے رہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطاب کے دوران ایک علمی نکتہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ امتِ مسلمہ سوا تیرہ سو سال سے متفقہ طور پر ایک نظریہ کو رد کرتی ہوئی یہ کہتی چلی آرہی ہے کہ حکومتِ وقت مفتیٔ وقت کے ساتھ مل کر بھی کسی پر فتویٰ لگا دے تو اس کو رد کر دینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ بغیر قانون کی توثیق LEGAL SANCTION کے اور بغیر قانون کے سہارے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا طے کرنا عدلیہ کا کام ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کسی راہ چلتے کو چور کہہ دیں تو وہ بارے کہنے سے جیل نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ اُسے مجرم قرار دینے کے لئے جج کا اُسے چور کہنا ضروری ہے۔ یا کسی عام آدمی کا کسی راہ گیر کو قاتل کہہ دینے سے اُسے پھانسی نہیں دی جا سکتی۔ اس کے لئے عدالت کا فیصلہ ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ نظریہ اُمتِ مسلمہ کا متفقہ نظریہ ہے۔ اس کی مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے واقعۂ کربلا میں شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ جب یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اس نے اپنے گورنر عبد اللہ بن زیاد کو اس پر مامور کیا۔ جو کہ کوفہ کا گورنر تھا۔ اس نے مفتیٔ وقت قاضی شریح کو طلب کیا۔ اور اُس سے حسین علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ طلب کیا۔ قاضی نے انکار کیا۔ ابن زیاد نے رات کو اس کے گھر میں سونے کی چند تھیلیاں بھجوادیں۔ صبح قاضی شریح نے کہا میں نے رات اس پر بہت غور کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حسینؓ دین سے خارج ہے اور واجب القتل ہے۔ یہ کہہ کر اس نے قلم اُٹھایا اور فتویٰ دیا کہ میرے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حسین ابن علی (علیہ السلام) دین سے خارج اور واجب القتل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ امتِ مسلمہ آج تک اس نظریے کو رد کرتی چلی آرہی ہے۔ اور مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ آج تک اس نظریے پر غیظ و غضب سے تلملا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بادشاہِ وقت یزید بن معاویہ، گورنر ابن زیاد اور مفتی قاضی شریح تینوں تابعین میں سے تھے۔ قاضی کو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بھی قاضی مقرر کیا تھا۔ لیکن تینوں کے مرتبے کو اُمتِ مسلمہ نے ٹھکرا دیا۔ اور آج تک نفرت سے اس عقیدے کو ٹھکراتی چلی آرہی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نرا فلسفہ نہیں، یہ مذہب اور دین ہے۔ کسی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی سوسائٹی نہیں۔ اسلام زبانی ورد کا نام نہیں، یہ دل کی حقیقتوں کا نام ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پُر معارف اور یادگار خطاب میں سپین میں پانچ سو سال کے بعد پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے واقعات کی نہایت ایمان افروز تفصیل سُنائی۔ حضور نے فرمایا کہ چودھویں صدی کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے حق میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور نے اپنے دورہ ۱۹۷۰ء کا ذکر فرمایا جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی دفعہ سپین تشریف لے گئے تھے۔ حضور نے بتایا کہ اس دورے میں الحمراء محل کے اندر واقع ایک ہوٹل میں جس کی دیواروں پر لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ کے الفاظ ابھی بھی موجود تھے، ایک رات اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف سے اس ملک میں مسلمانوں کے شاندار ماضی اور موجود بدحالی کے خیال نے مجھے اتنا بے چین کیا کہ میں ساری رات ایک لمحہ کے لئے نہ سو سکا۔ صبح کی نماز کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ اور ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ لیکن یہ ہوگا ضرور۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے کہ جب ہم نے یہ کوشش کی کہ ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد ہمیں بیس سال کے لئے نماز پڑھنے کو مل جائے۔ حکومت نے اجازت دے دی۔ مگر چرچ نہ مانا۔ لیکن دس سال میں یہ انقلاب ہوا کہ حکومت نے تحریری طور پر مسجد بنانے کی اجازت دے دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ سارے وعدے پورے کر دیئے جو اس نے دس سال پہلے کئے تھے۔

حضور نے بتایا کہ جس قصبے میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے اس کا نام پیڈرو آباد PEDRO ABAD ہے۔ پیڈرو آباد قرطبہ جانے والی اس بڑی سڑک پر واقع ہے جو کہ سپین میں بڑی بڑی سڑکوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ زمین تین مالکوں سے خریدی گئی ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۱۴ کنال ہے۔ اس کے دو اطراف میں بڑی سڑک (بڑی شاہراہ) لگتی ہے۔ یہ اونچی نیچی زمین ہے۔ اس کے سب سے اونچے حصے پر مسجد بنائی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پیڈرو آباد کے باشندوں کی شکلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی اولاد ہیں۔ اُن کے دنوں کو اللہ نے پھیرا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا فضل کیا کہ اس جگہ کا سماں ہی کچھ اور تھا۔ پہلے بنیاد رکھی گئی اس کے لئے آرکیٹکٹ نے جو کہ قرطبہ کا رہنے والا ہے، آٹھ سیر وزنی ایک پتھر تیار کیا تھا۔ میں نے امریکہ کے مبلغ میر محمود احمد ناصر کو کہا کہ تم اسے پکڑو۔ میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا جس میں میں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی انگوٹھی

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

پہنی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے بعد میں نے نہایت سوز و گداز سے قرآنی دُعائیں اور اپنی تیار کردہ عربی کی دُعائیں کیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے رقت کے ساتھ دُعائیں کیں۔ خدا سے مانگا۔ اور اس یقین کے ساتھ مانگا کہ ہم جو خدا سے مانگ رہے ہیں وہ ہماری اس التجاء کو ضرور قبول کرے گا۔

حضور نے یہ دلچسپ بات بتائی کہ قریب کے سکول کے نصف بچے تو ہیڈ ماسٹر کے منع کرنے کے باوجود سپین میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آگئے۔ اس کے علاوہ عورتیں مرد جوان بوڑھے اور پھر اس سکول کے ہیڈ ماسٹر خود بھی آگئے۔ اس طرح ایک وقت میں سات آٹھ سو یا ہزار افراد شامل تھے اور کسی وقت بھی تین سو سے کم افراد شامل نہیں تھے۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی خوشی کا یہ حال تھا کہ اُن کے جسم کی ہر پور سے خوشی چشمے کی طرح اُبل رہی تھی۔ لوگوں نے ہر وقت مجھے گھیرے رکھا۔ بعض دفعہ میں رستہ بنا کر نکلا بھی مگر پھر بھی لوگ فوراً ہی میرے گرد جمع ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس صورتِ حال میں میں نے ایک دفعہ مذاقاً کہا کہ مجھے تو کوئی پوچھ ہی نہیں رہا۔ اس پر کوئی صاحب ایک بوتل لائے جس میں سے میں نے چند گھونٹ پانی پیا۔ کیونکہ اس وقت

میرا حلق خشک ہو چکا تھا۔ پھر وہ لوگ مجھے اس میز پر لے گئے جس پر مہمانوں کے لئے مونگ پھلی۔ میوے۔ بوتلیں۔ انگور اور دوسری کھانے کی چیزیں پڑی تھیں۔ حضور نے بتایا کہ لوگوں کا جوش و خروش اتنا تھا کہ وہاں پر بھی میں انگور کے صرف تین دانے اور تین گھونٹ پانی پی سکا۔ حضور نے فرمایا کہ میں بڑے بڑے گچھے انگوروں کے توڑتا تھا اور کسی بڑے مرد یا عورت کو دیتا تھا تو وہ سارا خود نہیں کھاتے تھے بلکہ ایک ایک دانہ کر کے اور سب میں تقسیم کر کے اس طرح کھاتے جس طرح حضرت اقدس کے لنگر کا تبرک کھا رہے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جب وہاں پر موجود احمدی احباب نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے تھے تو وہاں کے سپینش بھی اس کا جواب دینے میں شامل ہو جاتے تھے۔ ان کو اللہ اکبر پوری طرح کہنا تو نہیں آتا تھا۔ ان میں سے کوئی تو اللہ کہہ کر اور کوئی "اللہ ہو" کہہ کر رک جاتا تھا۔

حضور نے بتایا کہ وہاں کے ٹی وی نے چار منٹ تک سنگ بنیاد رکھنے کی کارروائی دکھائی جس سے لوگ ہمیں بڑی اچھی طرح پہچاننے لگ گئے۔ اس کا اظہار اس طرح سے ہوا کہ اس تقریب سے اگلے دن ہم لوگ ایک باغ دیکھنے کے لئے گئے۔ حضور نے فرمایا یہ باغ ہمارا ہی تھا۔ مسلمانوں کا تھا۔ مگر وہاں پر داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ ٹکٹ دینے والے نے جب ہمیں دیکھا تو کہنے لگا کہ ان کے لئے ٹکٹ چاہیئے؟ ان کو ٹکٹ کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے علاوہ دوکانوں پر بھی لوگ پہچان جاتے تھے۔ اور خاص توجہ دیتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ پیار کا اظہار ایسا تھا جو ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ وہ ہمارے ساتھ کے احمدیوں سے بار بار پوچھتے کہ حضرت صاحب دوبارہ کب آئیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالے نے ایسی تبدیلی پیدا کی کہ اس وقت جبکہ چودھویں صدی کا اختتام ہو رہا تھا۔ اللہ تعالے نے پانچ سو سال کے طویل وقفہ کے بعد مسجد بنانے کی توفیق دے دی۔ اب وہاں جو مسجد بنے گی اس میں اور ہماری مسجد میں ایک صدی کا فاصلہ پڑ گیا۔

حضور نے اس تقریب کا ایک اور ایمان افروز واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ میرے گرد بہت ہجوم تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہجوم کے دھکے کھاتا میری طرف بڑھتا آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص جس پیار سے دھکے کھا رہا تھا اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ضرور کوئی احمدی ہوگا۔ جو کہ تقریب میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے اور اب آیا ہے اور میرے پاس پہنچنا چاہتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ شخص میرے پاس آ گیا میں نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا۔ اس نے بھی آگے جھک کر میرا ہاتھ پکڑا اور زور لگا کر میرے قریب آ گیا۔ اور قریب آ کر میرے ہاتھ پر پیار کیا اور کہنے لگا آپ ہمارے گاؤں میں بھی مسجد بنائیں۔ وہ شخص قریبی گاؤں کا میئر تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ تمہارے گاؤں میں بھی مسجد بنائیں گے۔ انشاء اللہ۔

حضور نے فرمایا کہ جب ہم غرناطہ سے قرطبہ جا رہے تھے تو ایک گاؤں کا نام "القلعہ" لکھا نظر آیا۔ خیال آیا کہ یہ ضرور کوئی قلعہ ہوگا وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ گاؤں کے پاس ایک اونچے سے ٹیلے پر مسلمانوں نے ایک قلعہ بنایا تھا جو کہ اب ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے کرم الٰہی ظفر صاحب مبلغ انچارج سپین کو کہا کہ وہ میئر کو کہیں کہ یہ قلعہ ہمیں دے دیں ہم اس کو ٹھیک ٹھاک کر دیں گے۔ حضور نے بتایا کہ جب میں لندن واپس آ گیا تو کرم الٰہی ظفر صاحب نے اطلاع دی کہ میئر ایسا کرنے کو تیار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یا تو ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور یا اب یہ انقلاب آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افضال بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث میں آیا ہے کہ اندلس کو دو دفعہ فتح کیا جائے گا۔ جس طرح قسطنطنیہ کے بارے میں ہے کہ اسے دو دفعہ فتح کیا جائے گا۔ ایک دفعہ تلوار سے اور دوسری دفعہ حجج و براہین سے۔ اور اندلس میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ حضور نے نہایت جلال سے فرمایا کہ اب ساری پیشگوئیاں پوری ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اس سے پہلے حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ ۱۸۸۲ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک ایسا الہام ہوا جس کے پورا ہونے کے سامان نہیں تھے۔ اس وقت حضور نے اپنا کشف یاد دلایا جس کے بارے میں حضور پہلے بھی بیان فرما چکے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ ساری کائنات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اور ساری کائنات سمندر کی انگوری رنگ کی لہروں کی طرح پر لہر در لہر آگے بڑھتی اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتی جا رہی ہے۔ اس انگوری رنگ کی لہروں کے اوپر سفید چمکدار حصے تھے جو کہ

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"

کی صوتی لہریں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اب دنیا میں توحید الٰہی کے قائم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اس پس منظر میں حضور نے بتایا کہ ۹۸ سال قبل ۱۸۸۲ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو الہامات ہوئے ان الہامات میں ایک طویل الہام کا آخری حصہ

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"

تھا۔ اس کے بعد الہام تھا

فَاکْتُبْ

اسے لکھ رکھو اور پھر اسے طبع کراؤ اور پھر ساری زمین میں شائع کر دو۔

حضور نے فرمایا کہ اب زمانہ آ گیا ہے کہ اس الہام پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں نیز مرکز سلسلہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ طبع کروا کر ساری دنیا میں پھیلائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے بہت چھپوا بھی دیا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ الفاظ مختلف سائزوں میں چھپوائے جائیں گے اور پھر مختلف ممالک کی زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع کر کے مشتہر کر دیا جائیگا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ساری طاقتوں کا زور ٹوٹ جائے گا۔ اور خدائے واحد و یگانہ کی محبت اس انسان کے دل میں بھی ڈال دی جائے گی جو کہ یہ کہتا ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) خدا کا نام زمین سے اور وجود آسمان سے مٹا دے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب تین بجے شروع ہوا۔ اور چار بجکر آٹھ منٹ پر ختم ہوا۔

چار ذہین طلباء و طالبات کو حضور ایدہ اللہ کے ہاتھوں تمغہ جات کی تقسیم

ربوہ ۲ نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں تعلیمی منصوبے کے تحت مختلف امتحانوں میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے ذہین طلباء کو تمغے تقسیم کئے۔ یہ تمغے چھ طلباء اور طالبات کو دیئے جانے تھے جن میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں شامل تھیں۔ ان میں سے دو لڑکے غیر حاضر تھے۔ جبکہ ایک ذہین طالب علم مکرم مرزا انعام اللہ صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب حاضر تھے سب سے پہلے ان کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے امتحان انٹرمیڈیٹ پشاور میں ۷۵۱/۱۰۰۰ نمبر لے کر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے حضور سے مصافحہ فرمایا اور حضور نے طلائی تمغہ ان کے گلے میں پہنایا۔ باقی تین طالبات کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ ان کے والد یا سرپرست یہاں پر حضور سے سند حاصل کریں گے اور ان کو انعامی تمغہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنات کے اجتماع میں پلیٹ میں رکھ کر دیں گے۔ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ ان کو وہ تمغہ گلے میں پہنائیں گی۔ چنانچہ طالبات میں پہلا نام محترمہ سلمیٰ صاحبہ بنت خورشید عالم صاحب چک لالہ راولپنڈی تھیں۔ انہوں نے پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی فزکس میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی ان کی سند محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے حضور سے حاصل کی۔ اس کے بعد مکرمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت و سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نام پکارا گیا۔ اس ذہین بچی نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۷۲۷/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے طالبات میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کی سند ان کے والد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے وصول کی۔ اس کے بعد تیسری طالبہ مکرمہ شاہینہ سعادت صاحبہ بنت رانا سعادت احمد صاحب مرحوم کا نام پکارا گیا۔ انہوں نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۶۳۷/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے طالبات میں سوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کی سند حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں سے ان کے چچا رانا کرامت اللہ صاحب نے حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ ساتھ ساتھ انعام حاصل کرنے والوں کو بارک اللہ کہتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان ذہین طلباء و طالبات کو چاندی کے قلم بھی انعام میں دیئے۔

غیر حاضر رہنے والے پہلے طالب علم مکرم محمد سعید صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب لاہور تھے۔ انہوں نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی۔ ایس سی انجینئرنگ کے امتحان میں ۳۰۵۱/۴۲۰۰ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کو طلائی تمغہ دوم دیا جائے گا۔ غیر حاضر رہنے والے دوسرے طالب علم نوید اسلم صاحب ابن شمس الدین صاحب اسلم تھے انہوں نے پشاور یونیورسٹی کی بی۔ ایس سی ایگریکلچرل انجینئرنگ میں ۹۰۳/۱۲۰۰ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان کو بھی طلائی تمغہ دوم دیا جائے گا۔

اجتماع لجنات میں تقسیم تمغہ جات

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقع پر حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا اور تعلیمی منصوبے کے بارے میں کچھ ذکر کرنے کے بعد تین طالبات کو تمغے دیئے پہلا تمغہ حضور نے مکرمہ سلمیٰ صادقہ صاحبہ بنت خورشید عالم صاحب کو پلیٹ میں رکھ کر دیا۔ حضور نے فرمایا "اللہ تعالیٰ مبارک کرے"۔ اس کے بعد اس ذہین طالبہ نے مائیک پر آ کر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں تمغہ پہنائیں۔ اس پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اس طالبہ کو طلائی تمغہ اوّل پہنایا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

حضرت امامِ جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا گوٹن برگ، مالمو، اوسلو ورودِ مسعود

بقیہ صفحہ (۲)

کی سرگرمیاں جاری رکھنے میں آپ کو مالی وسائل مہیّا ہونے میں تو کسی دِقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا؟ حضور نے فرمایا ہمارے مالی وسائل کے دو ذرائع ہیں۔ ایک تو افرادِ جماعت رضاکارانہ چندوں کی شکل میں اپنے استطاعت سے فنڈز فراہم کرتے ہیں۔ دوسرے خدا تعالیٰ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے رنگ میں مالی وسائل مہیّا کر دیتا ہے۔ یہ خدائی تائید و نصرت ہی کی وجہ ہے کہ ہمارا کوئی تبلیغی اور فلاحی منصوبہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے رُکنے نہیں پاتا بلکہ ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے افرادِ جماعت کی طرف سے رضاکارانہ چندوں کی ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں پچھلے دنوں اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدنے کے سلسلہ میں قریباً ڈیڑھ ملین (پندرہ لاکھ) کرونے کی ضرورت تھی۔ یورپ اور امریکہ کے احمدیوں نے یہ رقم رضاکارانہ چندوں کی شکل میں مہیّا کر دی۔ چنانچہ وہ عمارت خرید لی گئی ہے اور اب میں مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے اوسلو جا رہا ہوں۔

خدائی تائید و نصرت کی شکل میں معجزانہ طور پر مہیّا ہونے والے مالی وسائل کی مثال دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ہم مغربی افریقہ میں لاکھوں لوگوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں میں مغربی افریقہ کے دورے پر گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہاں کے لوگ محبت کے بھوکے ہیں۔ ماضی میں ان پر اتنا ظلم و تشدد کیا گیا ہے کہ اب جبکہ وہ آزاد ہو چکے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان سے محبت اور پیار کا سلوک کرے۔ چنانچہ انہیں ایک نیا تجربہ ہوا۔ جب میں نے اُن کے ساتھ محبت اور شفقت کا اظہار کیا اور وہ بہت ممنون ہوئے۔ میں نے جماعت سے رضاکارانہ چندوں کی اپیل کی۔ اور ۵۳ لاکھ روپیہ سے وہاں ہسپتال اور سیکنڈری سکول کھولے۔ ان ہسپتالوں اور سکولوں کا سالانہ مجموعی بجٹ چار کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اتنی خطیر رقم خدا تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے نتیجہ میں عطا کی۔ اُس نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا ڈالی۔ اُن کے علاج سے لا علاج مریض شفایاب ہونے شروع ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ہسپتالوں کی شہرت دُور دُور تک پھیلتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہاں کے رؤسا بھی علاج کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں آنے لگے۔ اور انہوں نے مفت علاج کرانے سے انکار کیا۔ اور وہ علاج کے اخراجات ادا کرنے لگے۔ اس طرح ہسپتالوں کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اُمراء نے جو رقوم ادا کیں اُن سے ہم غریبوں کا مفت علاج کرنے کے علاوہ ہسپتالوں میں توسیع کرتے چلے گئے۔ آج ہم وہاں درجنوں ہسپتال اور درجنوں سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ ہم وہاں جو کماتے ہیں اس کی ایک ایک پائی وہیں خرچ کر دیتے ہیں۔

حضور نے احمدیوں اور عیسائی مشنریوں کی رفاہی سرگرمیوں کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا عیسائی مشنریوں اور احمدی مبلغین میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عیسائی مشنریوں نے بھی ایک زمانہ میں وہاں ہسپتال اور سکول کھولے تھے۔ لیکن پیچھے پیچھے مغربی طاقتوں کی فوجیں وہاں آ موجود ہوئیں۔ اور وہاں کی قوموں کو سیاسی غلامی میں جکڑ دیا گیا۔ ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد کارفرما نہیں۔ ہم جو کماتے ہیں اسے وہیں پر خرچ کر دیتے ہیں۔ پھر ہم انسان انسان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ ہم نے مغربی افریقہ میں جہاں علاج کی سہولتیں عام کی ہیں وہاں تعلیم کا معیار بھی بلند کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

سب سے کمزور نظریہ

اخباری نمائندے نے کمیونزم کے بارے میں بھی حضور کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ نیز یہ بھی کہ آیا کمیونسٹ ممالک میں بھی تبلیغ کی سہولت حاصل ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ کیپٹل ازم اور کمیونزم دونوں میں ہی خامیاں ہیں۔ اور ان خامیوں کی وجہ سے نظریۂ حیات کے طور پر میں دونوں ہی کے حق میں نہیں ہوں۔ جہاں تک تبلیغِ اسلام کا تعلق ہے ان ممالک میں جو کیپٹل ازم کے زیرِ اثر ہیں ہمیں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ وہاں تبلیغ کی سہولتیں مل جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یو۔ ایس۔ اے میں ہزاروں امریکن احمدی ہو چکے ہیں۔ اور اُن کی زندگیوں میں ایک انقلاب رُونما ہو چکا ہے۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں امریکہ گیا تو ڈیٹن کے میئر نے مجھ سے کہا کہ امریکن احمدیوں کی زندگیوں میں ایسی تبدیلی آئی ہے کہ اُن کے عمل و کردار کے متعلق آج تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

کمیونسٹ ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا، یہ صحیح ہے کہ ان ملکوں میں تبلیغ کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں احمدی جماعتیں نہیں ہیں۔ پولینڈ۔ یوگوسلاویہ اور ہنگری میں ہماری جماعتیں موجود ہیں۔ اگرچہ ابھی وہاں احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ لیکن احمدی ہیں وہاں ضرور۔ افغانستان کے ذکر پر حضور نے بتایا وہاں ابتداء میں بعض احمدیوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔ مگر اب وہاں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔

فرمایا: کمیونزم میرے نزدیک سب سے کمزور نظریہ ہے۔ وہ یہ تو کہتا ہے کہ ہر انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا۔ لیکن ضرورت سے کیا مُراد ہے۔ اور ضرورت کی تعریف کیا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام نے ضرورت کی بجائے حق پر زور دیا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر شخص کو اس کو [illegible] ملنا چاہیئے اور یہی حقیقی [illegible]

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی استعدادیں عطا کی ہیں یہ اُس کا ایک بنیادی حق ہے کہ اس کی ان جملہ استعدادوں کی کامل نشو و نما کا پُورا پُورا انتظام کیا جائے سو گویا اسلام کے نزدیک بلا تفریق و امتیاز ہر انسان کی جملہ فطری صلاحیتوں کی کامل نشو و نما کا انتظام کرنا معاشرہ یا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہی وہ حقیقی مساوات ہے جس کے قیام کی اسلام ضمانت دیتا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں معاشرہ میں سے ہر قسم کے جبر اور ظلم کی جڑ کٹ کر رہ جاتی ہے۔

نامہ نگاروں نے جماعت احمدیہ کے قیام، مقصد، تبلیغی سرگرمیوں اور رفتارِ ترقی کے بارہ میں بھی متعدد سوال کئے جن کے حضور نے جواب دے کر اس ضمن میں مطلوبہ معلومات بہم پہنچائیں۔

ترک اور لبنانی باشندوں کی آمد

۲۹ر جولائی کی دوپہر کو حضور ایدہ اللہ اخبار نویسوں کے ساتھ ملاقات سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بعض ترک اور لبنانی باشندے مسجد دیکھنے آ گئے۔ مسجد دیکھنے کے دوران انہیں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے بلا توقف ان سے ملاقات کرنا منظور فرمایا۔ ملاقات کے وقت حضور نے انہیں مصافحہ کا ہی نہیں معانقہ کا بھی شرف عطا فرمایا۔ گفتگو کے دوران انہوں نے مسلمانوں کے مابین حقیقی اتحاد کے فقدان پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اس لئے آپس میں لڑ رہے ہیں کہ انہوں نے قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اگر وہ قرآن کی طرف واپس لوٹ آئیں تو اُن میں ناقابلِ تسخیر اتحاد دوبارہ قائم ہو سکتا ہے۔ اور وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم احمدی اس امر میں کوشاں ہیں کہ مسلمان پھر قرآن کی طرف واپس لوٹیں اور پھر بنیان مرصوص کی شکل اختیار کریں۔ اس پر ان سب دوستوں نے بیک آواز آمین کہا۔ حضور نے انہیں جماعت احمدیہ اور اس کے قیام کے مقصد سے آگاہ فرمایا۔ نیز انہیں بتایا کہ خود ترکی میں بھی احمدی موجود ہیں۔ انہوں نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ اور عقیدت سے سُنا۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں حضور سے ملاقات کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع ملا ہے۔ مترجم کے فرائض مبلّغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب اور ہمارے مصری احمدی بھائی جناب مصطفیٰ کامل نے ادا کئے۔

ایک خوش نصیب یوگوسلاوین احمدی بچی

اس موقع پر ہمارے یوگوسلاوین احمدی بھائی جناب شعیب موسیٰ اپنی دو بچیوں عزیزہ عیدا سلمہا بعمر ۷ سال اور عزیزہ منیرہ سلمہا بعمر پانچ سال کے ہمراہ مشن ہاؤس میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ازراہِ شفقت اُن کی بڑی بچی عزیزہ عیدا سلمہا کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کی ابتداء فرما کر اس کے لئے دُعا فرمائیں۔ حضور نے ان کی یہ درخواست قبول کرتے ہوئے بچی سے پہلے بسم اللہ دُہرائی اور پھر اس سے قاعدہ کی پہلی سطر کے حروف دُہروائے اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُسے دُعا دی کہ اللہ تعالیٰ اُسے قرآنی علوم اور قرآنی انوار سے حصّہ وافر عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے جناب شعیب موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا بچی کو قاعدہ میں نے شروع کرا دیا ہے، اب اسے قرآن پڑھانا اور اسلامی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ ساتھ ہی حضور نے بچی کو اپنی جیبِ خاص سے پچاس کرونے کی رقم بطور انعام عطا فرمائی۔ اس نوازشِ خاص پر بچی ہی نہیں بلکہ جناب شعیب موسیٰ بھی از حد مسرور ہوئے۔ اور اپنی بچی کی خوش نصیبی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

استقبالیہ تقریب

اُسی روز (۲۹ر جولائی کو) بعد نماز مغرب احمدیہ مشن کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مصر۔ لبنان۔ ترکی۔ یوگوسلاویہ اور سویڈن کے پچاس کے قریب دوستوں نے شرکت کی۔ ان سب دوستوں نے حضور سے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کرنے کے علاوہ مختلف اُمور کے بارہ میں حضور سے باتیں کیں۔ حضور نے اُن کے متعدد سوالوں کا جواب دے کر دُنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم اور اس کے متعلق عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کے تعلق میں انہیں بصیرت افروز ارشادات سے نوازا۔

یوگوسلاوین بھائیوں میں سے جناب شعیب موسیٰ۔ جناب جمال ترکووچ۔ جناب اسد کاتج۔ اور اُن کے فرزندان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب یہ سب احباب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں ازراہِ شفقت معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا اور بالخصوص جناب شعیب موسیٰ کو تو دیر تک گلے لگائے رکھا۔ بعد ازاں حضور نے انہیں بہت زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ انسان ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ کئی وسوسے اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں، اور وہ اگر ان وسوسوں کے بُرے اثرات سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو وہ بسا اوقات غلط راہ پر پڑ جاتا ہے۔ اور نقصان اُٹھانے والوں میں جا شامل ہوتا ہے۔ اس قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ استغفار اندرونی دفاع کے لئے ہے اور بیرونی دفاع کے لئے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کی دُعا سکھائی گئی ہے جو لوگ استغفار کو اپنا شعار بناتے ہیں اور ساتھ ہی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا ورد کرتے رہتے ہیں وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچے رہتے ہیں۔ انسان اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل کے نتیجہ میں گناہوں سے بچتا ہے۔ اور فضل کو جذب کرنے کے لئے دُعا ضروری ہے۔ اسی لئے مومنوں کے واسطے استغفار اور لاحول کا ورد کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ان میں سے ایک دوست نے کہا کہ اگر منکر نکیر کا خوف لاحق رہے تو بھی انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا ایک ہی ہستی ہے جس کا خوف دل میں بٹھانا ضروری ہے۔ اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ہستی منکر نکیر کو تو خدا تعالیٰ نے تمہارا خادم بنایا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

یعنی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اُس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہُوا ہے۔

پس منکر نکیر کو اُن کا اپنا کام کرنے دو۔ اُن سے نہ ڈرو۔ بلکہ خدا سے ڈرو۔ اور استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بناؤ۔

ماحضر تناول کرنے اور احباب کے ساتھ گفتگو کے دوران انہیں پُر معارف ارشادات سے نوازنے کے بعد حضور نے مہمانوں کی خواہش پر اُن کے ساتھ متعدد فوٹو کھچوائے اور ایک فوٹو خاص طور پر یوگوسلاوین بچوں کے ساتھ بھی کھچوایا۔

بعد ازاں حضور نے مسجد ناصر میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح یہ استقبالیہ تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دُعاؤں پر بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ـــ(۳۰ر جولائی ۱۹۸۰ء)ـــ

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی آمد

۳۰ر جولائی حضور ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں قیام کا آخری دن تھا۔ اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ احباب جماعت کی انفرادی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا۔ اُس روز حضور نے ۱۱ بجے سے اڑھائی بجے تک سویڈن اور ناروے کے دُور دراز علاقوں سے آئے ہُوئے احباب کو باری باری انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اس روز احباب کی بکثرت آمد کی وجہ سے مشن ہاؤس میں غیر معمولی رونق رہی۔ احمدی مستورات بھی بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس روز گوٹن برگ کے ڈپٹی میئر ریونے ہیل گرین (MR. RUNE HELGREN) نے جو اُن دنوں قائمقام میئر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، اطلاع بھجوائی ہوئی تھی کہ وہ خود احمدیہ مشن ہاؤس آکر حضرت امام جماعت احمدیہ کو اہلِ شہر کی طرف سے خوش آمدید کہیں گے اور آپ سے ملاقات کر کے آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں گے۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت کے مطابق پونے بارہ بجے دوپہر مشن ہاؤس تشریف لائے۔ حضور نے احباب جماعت کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ روک کر میئر موصوف سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مترجم کے فرائض مبلغ انچارج سویڈن مکرم منیر الدین احمد نے ادا کئے۔

اہلِ شہر کی طرف سے خوش آمدید

میئر موصوف نے حضور کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرنے اور گوٹن برگ میں حضور کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پورے شہر کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کیا اور پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ حضور نے جواباً اُن کا اور گوٹن برگ کے شہریوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اہلِ سویڈن بالخصوص اہلِ گوٹن برگ کی خوش اخلاقی اور ملنساری کی تعریف کی اور اُن کی فلاح و بہبود اور ہمہ جہتی ترقی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔ اہلِ سویڈن کی تعریف اور نیک تمناؤں کے اظہار پر وہ بہت خوش ہوئے اور اس کرم فرمائی پر انہوں نے حضور کا بطورِ خاص شکریہ ادا کیا۔

دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اور قائمقام میئر موصوف کے مابین گفتگو کا سلسلہ شروع ہُوا انہوں نے پہلے تو حضور کے حالیہ دَورہ کی تفصیل پوچھی اور پھر دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد جاننا چاہی۔ حضور نے دَورہ کی تفصیل بتلانے اور اس امر سے آگاہ کرنے کے بعد کہ دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ کسی قدر متبسم انداز میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ دُنیا میں احمدیوں کی تعداد سویڈن کی مجموعی آبادی (جو ۸۰ لاکھ ہے) سے زیادہ ہے۔ اس وضاحت سے میئر موصوف بہت محظوظ ہوئے۔ اور یہ معلوم کر کے کہ پاکستان کی آبادی ساڑھے سات کروڑ ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ کا مُلک تو ہمارے مُلک سے بہت بڑا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آپ کا مُلک تو چھوٹا ہے۔ لیکن ہے بہت ترقی یافتہ اور مالدار۔ آپ کی دولت کا راز آپ کے گھنے اور دُور دُور تک پھیلے ہوئے جنگلات ہیں۔ ہمارے ہاں جنگلات نہیں ہیں۔ تاہم وسائل سے کام لیتے ہوئے ہم دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کی بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔

مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار

میئر موصوف نے سویڈن کی سب سے پہلی مسجد یعنی "مسجد ناصر" کا بھی ذکر کیا جس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۷۶ء میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے اس امر پر بھی شکرگزار ہیں کہ آپ نے گوٹن برگ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر کے اور اس کے اردگرد باغ اور پودے وغیرہ لگا کر شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اُن کا اپنا بیٹا وینبرگ میں پادری ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا ایک زمانہ میں کیتھولک چرچ نے آپ کے چرچ کی جو ایک اصلاحی تحریک کا چرچ ہے، شدید مخالفت کی تھی۔ لیکن اتنی شدید مخالفت کے باوجود اہلِ سویڈن نے مذہبی اعتبار سے اپنی علیحدہ حیثیت کو برقرار رکھا۔ اُنہوں نے کہا آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں۔ اصلاحی تحریکوں کو مخالفت کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور مخالفت ان کے لئے ترقی کا موجب ہوتی ہے۔

پڑوسیوں کا سلوک

میئر موصوف نے پوچھا گوٹن برگ میں آپ کے مشن اور جماعت کو کسی قسم کی دقت کا سامنا تو نہیں کرنا پڑ رہا۔ اور یہ کہ آپ کو مشن کے قُرب و جوار میں پڑوسیوں سے تو کوئی شکایت نہیں ہے؟ حضور نے اہلِ سویڈن اور خاص طور پر گوٹن برگ کے شہریوں کی فراخدلی کی تعریف کی۔ اور بالخصوص پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ پڑوسیوں کے چھوٹے بچے جو ہمیں بہت پیارے لگتے ہیں کھیلنے کے لئے اکثر مسجد کے احاطہ میں آجاتے ہیں۔ وُہ درختوں کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ہم بھی ان سے پیار کرتے ہیں اور وُہ بہت خوش ہوتے ہیں۔

۱½ لاکھ انسانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام

اس ملاقات میں جلسہ سالانہ کے انعقاد اور انتظامات کا بھی ذکر آیا۔ میئر موصوف یہ سُن کر بہت حیران ہُوئے اور ساتھ ہی مسرت کا بھی اظہار کیا کہ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیڑھ لاکھ انسانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت کرتی ہے۔ اور اس کے جملہ اخراجات خود برداشت کرتی ہے۔ اسی ضمن میں دُنیا بھر میں احمدیہ مشنوں یعنی تبلیغی مراکز کے قیام کا بھی ذکر آیا۔ وہ احمدیہ مشنوں کی کارکردگی اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت کے اہتمام سے بھی بہت متاثر ہُوئے اور اس امر پر انہوں نے ازحد خوشی کا اظہار کیا۔ کہ فزکس میں نوبل انعام یافتہ پروفیسر سلام کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔

آخر میں میئر موصوف نے فرمایا اگر مَیں کبھی پاکستان گیا تو ربوہ بھی ضرور جاؤں گا۔ اور ربوہ دیکھے بغیر واپس نہیں آؤں گا۔ اس پر حضور نے انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی۔ اور فرمایا آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے دلی مسرت کا باعث ہوگی۔ آپ میرے ذاتی مہمان ہوں گے۔

میئر موصوف نے حضور کے گوٹن برگ میں تشریف لانے پر ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کیا۔ اور دوبارہ پُورے شہر کی طرف سے خوش آمدید کہنے اور حضور کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ رخصت ہوئے۔ نہایت خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

میئر موصوف کے جانے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جو گیارہ بجے شروع ہُوا تھا، پھر شروع ہُوا۔ اور اڑھائی بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ چار بجے حضور نے مسجد ناصر میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

شام کی سیر

اُسی روز (۳۰ر جولائی ۱۹۸۰ء) شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہلِ قافلہ اور بعض مقامی احباب کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ گوٹن برگ سے ستّر اسّی کلومیٹر دُور ایک پُر فضا علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تین موٹر کاروں میں حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ سوار ہوئے اور دو کاریں مقامی دوستوں کی تھیں۔ ساڑھے چھ بجے شام مشن ہاؤس سے کُل پانچ کاریں روانہ ہوئیں۔

موٹر کاریں پہلے گوٹن برگ سے جانب مشرق بروس مقام تک گئیں۔ پھر بروس سے جانب جنوب سکینے کے مقام تک آئیں اور وہاں سے جانب غرب مُڑ کر ایک اور راستہ سے واپس گوٹن برگ جاتے ہُوئے کنگز باکا کے مقام پر گوٹن برگ جانے والی بڑی سڑک "ای ۶" (E 6) پر آنکلیں۔ یہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو چکی تھی۔ یہاں حضور نے "ٹری سنیک" نامی ریسٹورانٹ میں جملہ احباب کی معیت میں رات کا کھانا کھایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر حضور دس بجے رات مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔

(بحوالہ الفضل ۱۲-۱۳-$\frac{۱۵}{۱۶}$-۱۷-۱۸ر نومبر ۱۹۸۰ء)

جماعت احمدیہ اترپردیش کی

شاہجہانپور میں چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی

پُرامن اور خوشگوار ماحول میں قومی یکجہتی اور تعلیم اسلام کے بارہ میں علماء کرام کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

شاہجہانپور میں مورخہ ۱۹ ر ۲۰ ر نبوت (نومبر) ۱۹۸۰ء کو جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس دونوں دن نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی اس کانفرنس میں پہلے روز سیرت پیشوایان مذاہب کے تحت ہندو مسلم سکھ عیسائی مقررین نے ایک ہی سٹیج میں سے اپنے اپنے پیشواؤں کی سیرت و سوانح بیان کرکے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کا ایک اہم کام سرانجام دیا اور یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ یوپی گورنمنٹ کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ ۱۹ ر تا ۲۵ ر نومبر ہفتہ قومی یکجہتی منایا جائے گا۔ سو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ نے ۱۹ ر نومبر کو نہایت احسن رنگ میں اس کا انتظام کیا جس کا تفصیلی ذکر بریلی سے شائع ہونے والے ہندی روزنامہ "امر اجالا" نے اپنی ۲۲ ر نومبر کی اشاعت میں کرکے ان مساعی کو سراہا۔

دوسرے دن جماعت احمدیہ کے علماء کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور جماعت احمدیہ کے اعتقادات چودھویں صدی ہجری کا اختتام اور امام مہدی کے ظہور اور موعود اقوام عالم سے متعلق نہایت مدلل اور عالمانہ تقاریر فرمائیں جس کا اہل شاہجہانپور پر بہت اچھا اثر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت اور قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں اس کانفرنس کی تفاصیل درج کی جاتی ہیں۔

مجلس استقبالیہ اور تشہیر جلسہ

اس صوبائی کانفرنس کے انتظامات کو باحسن طریق سرانجام دینے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی منظوری سے ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دی گئی۔ جس کے صدر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور تھے اور جنرل سیکرٹری کے فرائض محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کے سپرد تھے۔ جن کی نگرانی میں دو سیکرٹریان مکرم عبدالاحد صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ اور مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈوکیٹ نے سارا انتظام سنبھالا کانفرنس کی تشہیر کے لئے ہندی اردو دونوں زبانوں میں بڑے بڑے پوسٹرز شائع کرکے سارے شہر میں جگہ جگہ دیواروں پر چسپاں کئے گئے چھوٹے ہینڈ بل چھپوا کر سارے شہر میں تقسیم کئے گئے۔ نیز شہر کی اہم شخصیتوں اور شرفاء سے ذاتی طور پر مل کر اس کانفرنس میں شریک ہوکر جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کو سننے اور کانفرنس میں تعاون کی اپیل کی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی کانفرنس کے دونوں دن دو دو رکشاؤں میں لاؤڈ اسپیکر فٹ کرکے سارے شہر میں صبح سے شام تک جلسہ کی منادی کی جاتی رہی اس تعلق میں عزیز محمد عارف قریشی اور محمد رضوان قریشی نے بہت کام کیا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں دن جلسہ گاہ میں حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ رہی اور جلسہ گاہ کی ساری نشستیں پُر ہوگئیں اور باہر بھی بہت سے لوگ کھڑے ہوکر جلسہ کی کارروائی نہایت غور انہماک اور سنجیدگی سے سنتے رہے اور جو علماء برملا طور پر ہماری تقاریر کو سننا نہیں چاہتے تھے انہوں نے میدان سے دور دور بیٹھ کر ہماری تقاریر سنیں۔ بہرحال کانفرنس کے دوران سارے شہر میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی نہایت پُرامن۔ خوشگوار اور سنجیدہ فضا قائم رہی۔

محترم صاحبزادہ صاحب۔ علماء کرام اور نمائندگان کی آمد!

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان تھے آپ کلکتہ کانفرنس سے واپس ہوکر مورخہ ۱۸ ر ۱۱ ر ۸۰ کی رات آٹھ بجے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی معیت میں شاہجہانپور میں وارد فرما ہوئے آپ کا شایان شان استقبال اسٹیشن پر محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کی قیادت میں کیا گیا جبکہ اسی دن صبح قریباً دس بجے قادیان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امور عامہ قادیان اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچ چکے تھے اگلے روز عزیزم مکرم مظفر احمد صاحب ظفر فاضل مبلغ ساندھن بھی یہاں پہنچ گئے۔

چونکہ اس دفعہ اترپردیش کے بعض مخصوص حالات کی بناء پر کانفرنس کو ملتوی کرنا پڑا اور کافی تاخیر سے اس کا انعقاد عمل میں آیا اس لئے موسم بھی نسبتاً سرد ہو گیا۔ اور احباب جماعت کو بھی بوجوہ مجبوریاں پیش آئیں اس لئے اگرچہ پہلی کانفرنسوں کی نسبت نمائندگان کی حاضری کم تھی تاہم امروہہ۔ لکھنؤ۔ بریلی سمپورن نگر۔ جلال آباد۔ صالح نگر۔ کانپور راٹھ سے متعدد افراد جماعت نے نہایت اخلاص کے ساتھ اس میں شمولیت اختیار کی۔ تمام مہمانان کرام کے قیام و طعام کا نہایت احسن رنگ میں احمدی ایجنڈ کو بہادر گنج میں انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے مجلس استقبالیہ مبارکباد کی مستحق ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نماز باجماعت و تہجد کا اہتمام

کانفرنس کے ان ایام میں تمام نمازیں باقاعدہ باجماعت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اقتداء میں ادا کی جاتی رہیں اور روزانہ نماز تہجد باجماعت محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل کی اقتداء میں ادا کی جاتی رہی نماز فجر کے بعد پہلے دن محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے اور دوسرے دن محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے تربیتی امور پر مشتمل درس دیا

جلسہ گاہ اور بک سٹال

کانفرنس کے انعقاد کے لئے اسلامیہ ٹاؤن ہال کے سامنے وسیع و عریض میدان کو منتخب کیا گیا تھا جس کے لئے باضابطہ اجازت حاصل کی گئی یہ میدان شہر کے وسط میں ہونے کی وجہ سے کانفرنس کے لئے نہایت ہی موزوں تھا یہاں پر خوبصورت شامیانے لگاکر نہایت ہی دیدہ زیب سٹیج بنایا گیا اور پورے پنڈال میں کرسیاں بچھا کر ۵۰۰ نشستوں کا انتظام کیا گیا جلسہ گاہ سے لے کر داخلہ گیٹ تک کے حصہ کو بھی جو پنڈال سے باہر ذرا فاصلہ پر تھا اور سنہری اور روپہلی جھالروں سے سجایا گیا تھا۔ جہاں مین گیٹ کے سامنے ہی وسیع پیمانے پر بک اسٹال قائم کرکے جماعت کا لٹریچر رکھا گیا۔ کانفرنس کے دونوں دن مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ ساندھن کی نگرانی میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم بھی کیا گیا اور نوے روپے کا لٹریچر بھی فروخت کیا گیا۔ غیر از جماعت مسلمان حضرات اور غیر مسلم بھائیوں نے بڑی دلچسپی سے لٹریچر لیا اور پڑھا۔ بک اسٹال کے انتظام میں مکرم محمد راشد صاحب قائد امروہہ مکرم فضل حق صاحب اور مکرم احسان الحق صاحب نے نہایت تندہی سے کام کیا۔

روشنی کے انتظام کے لئے جلسہ گاہ کے قریب جنریٹر لگایا گیا تھا تاکہ بجلی کی سپلائی میں انقطاع کا خدشہ نہ رہے تمام جلسہ گاہ کو متعدد ٹیوب لائٹس اور رنگین قمقموں سے سجایا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈ سپیکر کا ایسا عمدہ انتظام تھا کہ بغیر کسی دقت اور خرابی کے تقاریر کی آواز دور دور تک نہایت صاف سنائی دیتی رہی۔

جلسہ گاہ کی تزئین، انتظام۔ نگرانی اور حفاظت کے لئے مکرم محمد مشاہد صاحب قریشی قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور کی قیادت میں مقامی خدام مسعود صاحب محمد عارف منیر احمد پرویز۔ محمد زاہد اور عبدالمالک وغیرہ نے نہایت محنت اور توجہ سے کام کیا۔ مقامی خدام کے ساتھ امروہہ کانپور اور راٹھ کے نوجوانوں نے بھی پورا تعاون کیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پہلے دن کی کارروائی

۱۹ ر ۱۱ ر ۸۰ کو کانفرنس کے پہلے روز جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منایا گیا جس میں احمدی علماء کے علاوہ ہندو دھرم کے نمائندہ جناب آر۔ ایس ورما سکھوں کے جناب سردار درشن سنگھ جی اور عیسائیوں کے جناب ریورنڈ ڈی ایس ڈینیئل کو بھی

تقریر کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔

شام کے ٹھیک ساڑھے سات بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے کی اور مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

[illegible] بندہ سگ ہیں خدایا [illegible]

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

افتتاحی خطاب

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جو اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے اپنے افتتاحی خطاب میں [illegible] مذاہب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے [illegible] جماعت احمدیہ کی طرف سے ایسے جلسے [illegible] ہر سال ہی اپنے [illegible] ہوتے رہتے ہیں تاکہ ہمارے [illegible] مختلف مذاہب کے پیرو ایک دوسرے کی تعلیمات سے آگاہ ہوں اس میں سب کا پیار بڑھے اور سب مذاہب ایک دوسرے کے قریب آئیں اور باہمی غلط فہمیاں دور ہو کر امن و اتحاد کی فضا قائم ہو آج کے اس دور میں دنیا کی ہر قوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدائے واحد پر ایمان لائے ہر مذہب کے پیشواؤں کا احترام کرے۔ یہی امن عالم کی کلید ہے۔ اس لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تصنیف "پیغام صلح" میں اتحاد اقوام پر زور دیا ہے اور جماعت احمدیہ بڑے فخر کے ساتھ ہر جگہ ان اصولوں کا پرچار قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق کرتی رہتی ہے تاکہ تمام اقوام عالم کو متحد کر دیا جائے

اپنے افتتاحی خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی دعا فرمائی بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

تقاریر

جلسہ کی پہلی تقریر مکش آشرم کے پروفیسر آر۔ ایس درباجی نے کی آپ نے مذہب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان تو اپنی نوعیت میں ایک ہی ہے لیکن ملکوں اور علاقوں کی وجہ سے آپس میں تفریق پیدا کر لی گئی ہے آپ نے جماعت احمدیہ کی امن، اتحاد بین الاقوام کی مساعی کو سراہتے ہوئے مختصر طور پر حضرت کرشن جی کی سیرت پر ان کی تعلیمات کی روشنی میں خطاب کیا اور اس جلسہ میں تقریر کا موقع دیئے جانے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

(۲) ــ اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امور عامہ قادیان نے سیرت آنحضرت صلعم پر کی۔ ابتداء میں آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا کلمہ لا إله إلا الله محمد رسول الله ہے ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین یقین کرتے اور قرآن مجید کو کامل اور دائم شریعت سمجھتے ہیں بعدہٗ آپ نے نہایت احسن رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زریں تعلیمات، عظیم روحانی انقلاب آپ کی بے مثال رواداری، مساوات اور عفو و درگزر کی صفات اور اسوۂ حسنہ کو مفصل طور پر بیان فرمایا۔

(۳) تیسری تقریر جناب درشن سنگھ صاحب نے سیرت حضرت بابا نانکؒ پر کی آپ نے حضرت گورو نانک جی کی رواداری، صلح کل اور پیار و محبت کی تعلیمات اور عمل پر روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبد الرقیب صاحب متوطن سمپورنہ نگر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

(۴) چوتھی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے 'امن عالم اور مذہب' کے عنوان پر کی آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم توحید باری اور اس کی عبادت ہے۔ اور اس کی عبادت ہی سے من کی شانتی حاصل ہو سکتی ہے اس تعلق میں آپ نے گیتا۔ گورو گرنتھ صاحب اور قرآن مجید سے اصولی تعلیمات بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ موجودہ سائنسی دور میں مذہب کی اشد ضرورت ہے تاکہ تمام بنی نوع انسان کو متحد کر کے آپس میں رواداری اور وسعت قلبی پیدا کی جائے اور امن قائم کیا جا سکے۔

(۵) ـــــ پانچویں تقریر جناب ریورنڈ ڈی ایس ڈینی ایل صاحب نے سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر روشنی ڈالتے ہوئے مذہب کی غرض و غایت بیان کی کہ انسان دکھوں سے نجات پا کر خدا کی پناہ میں آجائے آپ نے بتایا کہ انسان ایک ہی ہے جس کو نسل۔ رنگ آب و ہوا اور جغرافیائی حدیں الگ نہیں کرتیں اور سب مذاہب کی بنیادی تعلیم سچائی ہے اس تعلق میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس بیان کو پیش کیا جو حاکم وقت پیلاطوس کی عدالت میں آپ نے پیش کیا تھا۔

(۶) چھٹی تقریر جناب۔ ڈی۔ وی سنگھ صاحب سیلز ٹیکس آفیسر شاہجہانپور نے کی آپ نے مختصر طور پر ہندو دھرم کے اصول بیان کرتے ہوئے توحید باری پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی ان مساعی کو سراہا۔

(۷) اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ہوئی خاکسار نے حضور کے تعلق باللہ، بنی نوع انسان کی ہمدردی اسلام اور محمد رسول اللہ صلعم کی محبت اور امن عالم اور قومی یکجہتی کے لئے آپ کی مساعی کا تفصیلی ذکر کیا۔

صدارتی خطاب

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ دنیا میں بڑی بڑی اچھی تعلیمات پائی جاتی ہیں لیکن جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے تب تک ان کے بہتر نتائج مرتب نہیں ہو سکتے تمام انبیاء نے اسی کے مطابق انقلاب پیدا کیا اور ایسا ہی روحانی انقلاب لانے کے لئے موجودہ وقت میں ضرورت ہے کہ ہم سب لوگ بانیانِ مذاہب کی سچی تعلیمات کے مطابق عملی زندگیاں گزارنے والے بنیں تاکہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور پونے دس بجے یہ اجلاس نہایت خیر و خوبی سے برخاست ہوا۔

کانفرنس کا دوسرا دن

اودے پور کٹیا میں جلسہ

دوسرے دن پروگرام کے مطابق شاہجہانپور سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں اودے پور کٹیا میں گیارہ بجے صبح تا ساڑھے بارہ بجے دوپہر ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں شرکت کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی خاکسار محمد کریم الدین شاہد اور شاہجہانپور کے چند خدام بذریعہ جیپ کار وہاں پہنچے۔ محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد شاہد صاحب قریشی قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ پھر خاکسار نے ظہور امام مہدی اور آپؑ کی صداقت پر تقریر کی جس میں امام مہدی کے زمانہ کی علامات خصوصاً چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنے کا نشان اور جماعت احمدیہ کے ساتھ تائید خداوندی کو پیش کیا بعد ازاں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے دیہاتی ماحول میں رہنے والے سادہ طبیعت اور دیہی لوگوں کو صداقت کو غور سے سننے اور اس کی حقیقت کو سمجھنے کی اپیل کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو نہایت عام فہم اور سادہ اور دلنشین انداز میں پیش فرمایا۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب فاضل امینی نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر ایک مبسوط اور دلچسپ تقریر فرمائی۔

جلسہ کے بعد مقامی احمدی احباب نے باری باری اپنے گھروں میں چائے اور ناشتے کا انتظام کیا اور دوپہر قریباً ۲ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اہل قافلہ واپس شاہجہانپور تشریف لائے۔

لودھی پور میں جلسہ

دوپہر تین بجے شاہجہانپور سے متصل آبادی لودھی پور میں ایک تربیتی و تبلیغی جلسہ منعقد ہوا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم محمد اکرم صاحب متوطن راٹھ نے نظم پڑھی بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی خصوصاً عملی میدان میں عمدہ نمونہ پیش کر کے غیر از جماعت افراد پر اچھا اثر ڈالنے پر زور دیا۔ دوسری تقریر خاکسار نے امام مہدی کے ظہور اور آپؑ کی صداقت پر کی۔ اور آخر میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور مقدس خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں فرمودہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی تقاریر کے دوران مکرم معز الدین صاحب کی دو صاحبزادیوں عزیزہ مہ پارہ اور عزیزہ بشریٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں آخر میں دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا اور مہمانوں کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ لودھی پور کے جلسہ میں وہاں کے مقامی خدام میں سے خصوصاً حمید الدین صاحب۔ معز الدین صاحب۔ انیس الدین صاحب اور عبد الحفیظ صاحب نے بہت تعاون کیا جزاہم اللہ تعالیٰ

تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰/۱۱ کے دن جبکہ محترم صاحبزادہ صاحب اودے پور کٹیا وغیرہ کے جلسوں میں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ کی آمد!!!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مہاراشٹر

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ وہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر جلسہ سالانہ کے بابرکت اور مقدس ایام لا رہا ہے۔ یہ روحانی اجتماع اپنے اندر کئی خوبیاں اور خصوصیات رکھتا ہے۔ ان مبارک ایام میں دعاؤں اور ذکر الٰہی اور عبادات میں جو لذت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے وہ کسی جگہ میسر نہیں۔ قادیان دارالامان کے شعائر اللہ میں داخل ہوتے وقت جو روحانی کیفیت ہمارے دل و دماغ اور جسم میں سرایت کرتی ہے وہ صرف محسوس کی جا سکتی ہے بیان نہیں کی جا سکتی۔

اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے والوں (جو مختلف تہذیب و تمدن مختلف ممالک اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں) کا مثالی اتحاد و اتفاق اور باہمی اخوت و خلوص کا روح پرور نظارہ ہر دیکھنے والے کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ اس وقت عرب و عجم اور لسانیت وغیرہ تمام قیود سے قطع نظر صرف روح احمدیت نمایاں ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے حصول کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باذن الٰہی اس مبارک جلسہ کی بنیاد رکھی ہے۔ جیسا کہ حضور خود فرماتے ہیں کہ:-

"اس جلسہ کا مدعا اور اصل مطلب یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس خدا تعالیٰ نے ہم احمدیوں کو اپنی زندگی میں ایک بار پھر یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کو ہونے والے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور ان تمام برکتوں اور فضلوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں فرمایا۔

اس موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بصیرت افروز افتتاحی تقریر سے بعض اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں جو حضور نے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا:

"ہمارے جلسوں نے چند دنوں چھوٹی عمر میں دیکھا ابتداء میں۔ پھر سینکڑوں کے ساتھ ہمارا جلسہ شروع ہوا حاضری سینکڑوں سے نہیں بڑھتی تھی پھر دو ایک ہزار کے ساتھ ہمارے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اور اس کے فضل نے ہماری کوششوں میں برکت ڈالی اور جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے یہ برکت اپنی وسعتوں کے لحاظ سے ساری دنیا کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں خدا تعالیٰ کی خالص توحید پر قائم ہونے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق احمدی نہ بستے ہوں۔ اس جلسہ میں سب تو نہیں آتے ہیں اور نہ آ سکتے ہیں۔ نمائندے یہاں آتے ہیں۔ تعداد بڑھتی چلی گئی ہمارا جلسہ خوشیوں سے معمور ہوتا چلا گیا۔ برکتوں سے فضلوں سے بھرتا چلا گیا۔ پچھلے سال کی تعداد اگرچہ ایک لاکھ چالیس ہزار پچاس ہزار تھی۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ آج تک سلوک رہا ہے ہمارا قدم آگے ہی بڑھے گا۔ پیچھے نہیں ہٹے گا۔

اجتماع اجتماع میں فرق ہے لوگ خوشیوں پر میلے کرتے ہیں لوگ پرانے بزرگوں کے عرس کرتے ہیں لوگ پرانے سکالرز علماء کے دن مناتے ہیں اپنی نیتوں کے لحاظ سے وہ خدا سے اجر پائیں گے۔ خلوص نیت کا سوال ہے اس جلسہ کی بنیاد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوست ایک جگہ اپنے مرکز میں اکٹھے ہوں اور خدا کی باتیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سنیں ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو ان کے تعلق باللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو محبت اور پیار کا تعلق ہے اس میں اور زیادتی پیدا ہو وہ جو تزکیہ نفس کے لئے جہاد کرتا ہے ہر انسان اس میں آگے بڑھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو اور قبول کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلے سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔ ساری دینی اغراض ہیں دنیا کی ذرہ بھر ملونی ہمارے اس جلسہ میں نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اس لئے جمع ہوتے ہیں یہاں کہ جماعت کا زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہمی محبت و اخوت اور بنی نوع انسان کے لئے ان کی ہمدردی اور پیار اور جذبۂ خدمت یہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں اور اشاعت اسلام کے لئے ساری جماعت ایک ہو کر متحد ہو کر قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر جہاد کبیر میں ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اور بھی فوائد ہیں تم یہاں آؤ گے اپنے بھائیوں سے ملو گے آپس میں تعارف بڑھے گا تعاونوا علی البر والتقویٰ کا جذبہ پیدا ہو گا اور اجتماعی جماعتی کوشش کی برکات سے سارے ہی مستفید ہوں گے۔ بانہوں میں بانہیں ڈال کر جب آگے بڑھتے ہیں کمزور بھی بہادروں کے ساتھ اور قوی کے ساتھ زیادہ حرکت کر کے آگے بڑھ رہا ہوتا ہے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ آپ یہاں دیکھتے ہیں کہ دنیا کے کونے کونے سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احمدی آتے ہیں..... کوئی براعظم یقیناً ایسا نہیں کہ جہاں سے احمدی خدا تعالیٰ کی باتیں سننے کے لئے خدا تعالیٰ کے عرفان میں مزید روشنی پیدا کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں آگے بڑھنے کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور آپ کی محبت کی مستی میں اور تیزی پیدا کرنے کے لئے یہاں جمع نہ ہوتے ہوں..... ایک بین الاقوامی برادری کی ابتدا ہو چکی ہے جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں نوع انسان کو امت واحدہ بنا دیا جائے گا اس کی بنیاد رکھ دی گئی اس کے چھوٹے چھوٹے نظارے ہیں آج نظر آرہے ہیں کالے اور گورے میں کوئی فرق نہیں رہا مشرق اور مغرب میں کوئی دوری نہیں رہی کوئی نفرت نہیں رہی آپس میں کوئی حقارت نہیں رہی کوئی نفرت نہیں رہی۔ ہر ایک دوسرے کی عزت کرنے والا دوسرے سے پیار کرنے والا دوسرے کا احترام کرنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف اٹھانے والا اور ایثار و قربانی کرنے والا بن گیا۔ عجیب انقلاب ہے۔

نوع انسانی کی زندگی میں برپا ہو چکا ابھی ابتدا ہے۔ ہمارے ہاں عظیم انقلابات کی ابتدا چھوٹے پیمانے سے شروع ہوتی ہے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انقلاب عظیم تو اتنا بڑا ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا اتنا بڑا انقلاب دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی تھی کہ تیرے ذریعہ سے میں نوع انسانی کو امت واحدہ بناؤں گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ بشارت دی تھی کہ میرا ایک فدائی آخری زمانے میں پیدا ہو گا وہ زمانہ ہو گا نوع انسانی کو امت واحدہ بنانے کا وہ فدائی پیدا ہو چکا اور وہ زمانہ آ چکا اب میرا اور آپ کا یہ کام ہے کہ اس حقیقت کو پہچانیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر اس مطالبہ کو پورا کریں جو یہ انقلاب ہم سے کر رہا ہے یہ معمولی انقلاب نہیں ہے بڑی ذمہ داریاں ہیں ہم پر اور جب میں سوچتا ہوں تو لرز جاتا ہوں اور اس کے علاوہ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ خدا مجھ سے کہتا ہے کہ تیرے پاس ایک ذرہ ہے اس ذرہ کو پیش کر دے باقی سارے کام میں کر دوں گا۔ تمہارے اس کام کے لئے ایسی باتوں کے سننے کے لئے اس قسم کے عزم کرنے کے لئے اپنی تمنوں کو بلند کرنے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں جمع ہوتے ہیں اور یہاں سے یہ عزم کر کے اٹھیں گے کہ خواہ ہم ذلیل سہی دنیا کی نگاہوں میں دھتکارے ہوئے سہی ہماری جیبیں خالی سہی سب کچھ اپنی جگہ درست لیکن ہیں ہم تیرے عاشق ہمارے پاس جو کچھ ہے ہم تیرے حضور پیش کر دیں گے پھر خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم خود میرے حضور عاجزانہ پیشکش کرنے کے لئے دو فٹ بلند ہو گئے اس گندی زمین سے اور زمین کی طرف جھکو گے نہیں اور دنیا تمہارے دل میں حکومت نہیں کرے گی بلکہ دین کی حاکمیت ہو گی تمہارے دل میں تو اگر تم دو فٹ اٹھو گے میرے فرشتے وہاں سے اٹھا کر تمہیں ساتویں آسمان پر لے جائیں گے۔"

… جلسہ سالانہ کی عظمت اور اس کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے متعلق سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ بالا نہایت زریں نصائح ہر صاحب استطاعت احمدی سے تقاضا کرتی ہیں کہ وہ حتی الامکان اس بابرکت اجتماع میں شمولیت اختیار کر کے اس کی بے شمار برکات اور فیوض سے استفادہ کرنے کی فرود کوشش کرے اللہ تعالےٰ ہمیں اس امر کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

۲۲/۱۱ کو شاہجہانپور میں سکھ صاحبان کی طرف سے گورونانک دیوجی کا جنم دن منایا گیا اور تقاریر کا پروگرام رکھا گیا اس جلسہ میں مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے قریباً چالیس منٹ گورونانک رحؒ کی زندگی اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک بہتر اور خوشکن نتائج برآمد فرمائے اور تمام دنیا جلد از جلد حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کر کے قرب الٰہی حاصل کرے اور ساری دنیا سے بدامنی دور ہو کر ہر طرف امن وامان اور صلح و آشتی کا دور دورہ ہو آمین۔

ولادتیں

• مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید سفیر الدین صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۱۰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام حضور نے "خالد سفیر" تجویز فرمایا ہے اس خوشی میں نومولود کی دادی محترمہ شمسہ سفیر صاحبہ نے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی وساطت سے ۵/ روپے کی رقم مد اعانت بدر میں بھجوائی ہے جزاہ اللہ خیرا

• مورخہ ۵/۱۱ کو اللہ تعالےٰ نے مکرم مبارک احمد صاحب دانی ابن مکرم ظہور حسن صاحب دانی ساکن پردہ (مدھیہ پردیش) کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے موصوف نے بچی کی ولادت کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا

نومولودین کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور صحت و سلامتی والی درازی عمر پانے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (ایڈیٹر بدر)

شاہجہانپور میں سالانہ کانفرنس (بقیہ صفحہ ۸)

شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی صدارت میں احمدی ایڈ کو کے احاطہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں انچارج مبلغ اور باہر سے آئے ہوئے نمائندگان اور احباب جماعت سے مشورے لئے گئے اور تبلیغی پروگرام بنائے گئے۔ اور احباب جماعت کا باہم تعارف عمل میں لایا گیا

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۲۰ نومبر کی شام ساڑھے چھ بجے ٹاؤن ہال ہی کے میدان میں تیار شدہ پنڈال میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اور مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں تقاریر کا آغاز ہوا۔

(۱) اس اجلاس کی پہلی تقریر سیرت آنحضرت صلعم پر مکرم مولوی منظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سانداصن نے کی آپ نے آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل کی حالت کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کے بعد حضورؐ کا اُسوہ حسنہ۔ اخلاقِ فاضلہ اور آپؐ کی مساوات و رواداری کی تعلیمات کو پیش کیا۔

۲۔ دوسری تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے ختم نبوت کی حقیقت پر کی۔ ختم نبوت کے لغوی معنی اور بزرگانِ اُمت کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے خاکسار نے بتلایا کہ ختم نبوت کے عقیدہ میں جماعتِ احمدیہ اور بزرگانِ اُمت کا اعتقاد ایک ہی ہے۔ عامۃ المسلمین کے ساتھ ہمارا صرف لفظی نزاع ہے اور شخصیت میں اختلاف ہے۔

دوسری تقریر کے بعد مکرم محمد انور صاحب آف مین پوری نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

۳۔ تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے بعنوان جماعت احمدیہ کا تعارف اور عقائد فرمائی آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی افرادِ جماعت کی دینداری اور مالی قربانیوں اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کارہائے نمایاں کا تعارف کرانے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر سیر حاصل اور دلچسپ رنگ میں روشنی ڈالی کہ ہم مسلمان ہیں۔

(۴) چوتھی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور نے دورِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیوں پر کی آپ نے عیسائیت کے فروغ مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور زار روس کے بارے میں حضور کی پیشگوئی۔ جنگ عظیم۔ یاجوج ماجوج۔ نئی سواریوں کے نکلنے کے بارہ میں مدلل رنگ میں پیشگوئیاں بیان کر کے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدی آمیز پیشگوئی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارے میں پیشگوئیاں حاضرین کے سامنے پیش کیں

(۵) پانچویں تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر فرمائی آپ نے اسلام، عیسائیت اور ہندو دھرم کی پیشگوئیوں کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ تمام اقوام کا موعود ایک ہی ہے وہ قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث ہوا جو مسلمانوں کے لئے مہدی عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہے۔

صدارتی خطاب

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلعم کامل رسول ہیں اور قرآن مجید کامل شریعت ہے اب حقیقی توحید اور خدا سے تعلق آنحضرت صلعم ہی کی ذات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اسی تعلق باللہ کو قائم کرنے کے لئے امام مہدی اور مسیح موعود کو مبعوث کیا گیا ہے تاکہ اسلام اور آنحضرت صلعم کے زندگی بخش پیغام سے تمام دُنیا آگاہ ہو اور تمام دُنیا اپنے حقیقی خالق و مالک سے اپنا مضبوط تعلق استوار کرلیں اور اس پیغام کو پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ آج اکناف عالم میں مصروفِ جہاد ہے آپ نے فرمایا کہ خدا سے تعلق کا زندہ ثبوت دعاؤں کا قبول ہونا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں دعائیں قبول ہوئیں اور افرادِ جماعت کی دُعائیں بھی قبول ہو رہی ہیں اور یہ سب برکت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپؐ کی غلامی میں۔ آخر میں آپ نے اہل شاہجہانپور سے اپیل فرمائی کہ وہ خدا کی اس آواز پر لبیک کہکر اپنی زندگی اس پاکیزہ مقصد کے لئے خرچ کریں کہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کر سکیں۔

شکریہ احباب

آخر میں محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل صدر مجلس استقبالیہ نے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا آپ نے سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے غیر معمولی طور پر اس کانفرنس کو برکت دی اسی طرح محترم صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ باوجود عدیم الفرصتی کے آپ نے اپنا قیمتی وقت یہاں صرف کیا بعد ازاں آپ نے مقامی احباب خصوصاً عزیز الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ مینجنگ کمیٹی اسلامیہ انٹر کالج ماسٹر ریاست علی خان صاحب پرنسپل اسلامیہ انٹر کالج جناب بابو رام صاحب تواری انچارج میونسپل بورڈ شاہجہانپور اور حکام ضلع و افسران پولیس کا شکریہ ادا کیا نیز احباب جماعتہائے احمدیہ یوپی اور جلسہ میں شریک ہونے والے مسلم و غیر مسلم بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد اختتامی دعا محترم صاحبزادہ صاحب نے کروائی اور رات کے ٹھیک ساڑھے ۱۰ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا فالحمد للہ علیٰ ذلک

نماز جمعہ اور محترم صاحبزادہ صاحب کی واپسی

مورخہ ۲۱/۱۱ کو جمعہ تھا بیشتر نمائندگان اسی دن واپس جمعہ روانہ ہوگئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز جمعہ مسجد احمدیہ شاہجہانپور میں پڑھائی نمازِ جمعہ سے قبل آپ نے ایک نہایت ہی لطیف اور پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپس میں نہایت محبت پیار اور اخوت کے جذبہ کے جذبہ سے رہنے کی تاکید فرمائی۔

اسی دن محترم صاحبزادہ صاحب اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد شام سات بجے بذریعہ پنجاب میل شاہجہانپور سے روانہ ہو کر مورخہ ۲۲/۱۱ کو بخیریت تمام واپس قادیان پہنچے اور دیگر مبلغین سلسلہ کے بعض دیگر اہم امور کی سر انجام دہی کے لئے یوپی کی بعض جماعتوں میں تشریف لے گئے

گورونانک رحؒ کے جنم دن پر گوردوارہ میں تقریر

(باقی صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۱)

تبصرہ

احمدیہ مسلم کیلنڈر — بابت سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

"وقت کا تحفظ اور اس کا صحیح مصرف" — یہ اصول یوں تو انسان کی تمدنی زندگی کے ہر دور میں مسلّم رہا ہے مگر آج کے ترقی یافتہ مشینی دور میں اس کی اہمیت کہیں زیادہ محسوس کی جانے لگی ہے۔ یہی وجہ ہے ہر پل دبے قدموں انتہائی خاموشی کے ساتھ پیچھے کی طرف سرکتے ہوئے وقت کی سرعتِ رفتار کا صحیح اندازہ کرکے اس سے کما حقّہ طریق پر فائدہ اُٹھانے کے لئے جدید آٹومیٹک اور الکٹرانک گھڑیوں کی ہی طرح دنوں، مہینوں اور سالوں کے چارٹ نما دلکش کیلنڈروں کا استعمال بھی ہماری روزمرّہ کی ضروریاتِ زندگی کا ایک لازمی حصّہ بن گیا ہے۔

عام مروّجہ کیلنڈروں کے مقابلہ میں نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی جانب سے ہر سال شائع ہونے والے کیلنڈر کو یہ خصوصیت حاصل ہوتی ہے کہ اس میں سن عیسوی کے دوش بدوش ہجری قمری اور ہجری شمسی تقویم کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کا جو نیا دیدہ زیب کیلنڈر ہے وہ پندرھویں صدی ہجری کے مبارک آغاز سے متعلق بہت سی مفید دینی معلومات، اور اہم تبلیغی اغراض کا حامل ہے۔ مثلاً :-

★ — کیلنڈر کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دیدہ زیب جلی عبارت مع انگریزی ترجمہ اور خانہ کعبہ کی دیدہ زیب تصویر تمام اکنافِ عالم میں توحید خالص کے دائمی غلبہ کی بشارت دے رہی ہے — ★ — بائیں جانب سبز رنگ کے نمایاں حروف میں حدیث نبوی اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ...... الخ (ابوداؤد) اور اس کا انگریزی اور اردو ترجمہ مسلمانانِ عالم کی توجہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی جانب مبذول کراتا ہے — ★ — جبکہ دائیں جانب مہدی دوراں و امام آخرالزمان کی شبیہ مبارک اور اس کے نیچے آپ کے دعاوی پر مشتمل دو بصیرت افروز اقتباسات مع انگریزی ترجمہ اس پیش خبری کے کمال آب و تاب کے ساتھ پورا ہونے کی بشارت دے رہے ہیں — ★ — کیلنڈر میں "ہمارا عقیدہ" کے عنوان کے تحت مقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک مختصر مگر انتہائی جامع اور ایمان افروز اقتباس بھی درج کیا گیا ہے — ★ — حسبِ سابق اس مرتبہ بھی کیلنڈر کے دونوں اطراف میں منارۃ المسیح اور لوائے احمدیت دکھائے گئے ہیں جو مستقبل قریب میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے دائمی اور عالمگیر غلبہ کی نشاندہی کرتے ہیں — ۳۰ × ۲۰ سائز کے بہترین آرٹ پیپر پر چار رنگوں میں شائع شدہ یہ کیلنڈر احمدیت کے متعلق ابتدائی مفید معلومات کا حامل ہونے کے علاوہ ظاہری حسن و دلکشی کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ایک کیلنڈر کی قیمت دو روپے (علاوہ محصول ڈاک و اخراجات پیکنگ) موجودہ گرانی کے پیش نظر ہمارے نزدیک انتہائی واجبی اور مناسب ہے۔

خورشید احمد انور

تقسیم تمغہ جات — بقیہ صفحہ (۴)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا تمغہ مکرمہ طیبہ حمیدہ صاحبہ بنت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو پلیٹ میں رکھ کر دیا۔ اور ساتھ ہی "بارک اللہ۔ اللہ تعالیٰ بارک کرے" ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے یہ تمغہ اس طالبہ کے گلے میں طلائی تمغہ دوم پہنایا۔ تیسرے نمبر پر مکرمہ شاہینہ سعادت صاحبہ بنت رانا سعادت احمد صاحب مرحوم نے حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ سے پلیٹ میں چاندی کا تمغہ وصول کیا۔ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے یہ تمغہ طالبہ کے گلے میں پہنایا۔ حضور نے "بارک اللہ" ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہت برکتوں کا موجب بنائے۔ اور ترقیات کے دروازے کھولے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں جب ان تمغوں کی تقسیم کا اعلان فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ میں ان بچیوں کو یہ تمغے پلیٹ میں رکھ کر دوں گا۔ پھر وہ منصورہ بیگم کے ہاتھ سے تمغہ پہنیں گی۔ حضور نے فرمایا کہ منصورہ بیگم سے اس لئے کہ اگرچہ یہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کا ہے مگر تمغے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہیں۔ اور جماعت کے کاموں میں سب سے بڑی ذمہ داری خلیفۂ وقت پر ہوتی ہے۔ اور اللہ نے ایسا ہی کیا کہ عاجز بندوں کے ساتھ بہت سی برکتیں بھی وابستہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد خلفاء احمدیت کے ساتھ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو کام میری خلافت کے ہیں، منصورہ بیگم ان کاموں میں میری بڑی مدد و معاون رہی ہیں۔ اس لئے یہ تمغے اُن کے ہی ہاتھ سے ملنے چاہئیں۔ (الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۸۰ء)

سپاس نامہ

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ✦ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان حضور ایدہ اللہ کے کامیاب دورہ یورپ۔ افریقہ اور امریکہ سے واپس مرکز ربوہ بخیر و عافیت پہنچنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا پیش کرتی ہیں

سیدنا و امامنا! حضور کا یہ دورہ تین برّاعظموں میں پہلے تمام دوروں سے طویل دورہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قدم قدم پر زندہ نشانات دکھائے۔ جس نے ہمارے ایمانوں کو نہ صرف تازہ کیا بلکہ ایک ایک واقعہ پڑھ کر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف رہے۔ ہیں کہ کس طرح اس نے اپنی رحمتیں، برکتیں اور فضل نازل فرمائے۔ اس مبارک دورہ میں وسیع پریس کانفرنسوں۔ ہر ملک میں لاکھوں لوگوں کی ملاقات کے وجد آفریں نظارے۔ ناروے کی پہلی مسجد کا افتتاح اور دوسرے عظیم کاموں کے علاوہ سات سو سال کے بعد سپین میں مسجد کی بنیاد اور افتتاح اس زمانہ کا خاص تاریخی واقعہ ہے۔ یہ وہ خوشی ہے جو ہمیں حضور ایدہ اللہ کے اس بابرکت دورہ کے نتیجہ میں بھی نصیب ہوئی۔

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا کے لئے جھکے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ اور ہم حضور ایدہ اللہ کی قیادت میں نئی صدی میں احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہوتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوتے دیکھیں۔ آمین۔

ہمارے پیارے آقا! ہم حضور کو یقین دلاتی ہیں کہ ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ ہندوستان ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گی۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین۔ ہمیں اپنی بابرکت دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام

ہم ہیں حضور کی خادمات :- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر نیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز:-
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
52, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS -- 600004.
PHONE NO. 76360.

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس میں

ڈاکٹر ہیرالال چوپڑا کی انگریزی تقریر کا اردو خلاصہ

عصر حاضر کا سب سے بڑا معمہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پُرکشش شخصیت ہے۔ آپ کے مبعوث ہونے کی غرض اسلام کی حفاظت و اشاعت تھی لیکن اس ستم ظریفی کو کیا کہئے کہ خود علمبرداران اسلام نے آپ کو غلط سمجھا اور آپ کی تحریک کی مخالفت کی۔ حالانکہ ایک مہدی اور مسیح کی آمد کے وہ دیر سے منتظر تھے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے بڑی شدّت سے فرمایا کہ جن لوگوں نے اسلام کے معنی تلوار سمجھا ہے انہوں نے اسلام کو بالکل نہیں سمجھا ہے۔ اسلام کے معنی رضائے الٰہی کے مقابلہ میں ترک رضائے خویش ہے۔ مزید فرمایا کہ "اسلام" عربی لفظ ہے اور یہ لفظ ہی اپنی غرض و غایت کی تشریح کرتا ہے۔ اسلام دُنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آیا ہے اور آج نصف کرۂ ارضی حلقہ بگوش اسلام ہے۔ مگر اسلام کی صحیح تفہیم نہ ہونے کی وجہ سے دُنیا امن سے محروم ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت زمانہ حاضرہ کا سب سے اہم تقاضا تھا۔ دُنیا کو ایک رہبر کامل کی ضرورت تھی۔ جو آپ کی بعثت سے پوری ہوئی۔ فاضل مقرر نے لفظ جہاد کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ جہاد کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ہاتھ میں تلوار لے کر قتلِ عام شروع کر دیا جائے۔ بلکہ نفسانی خواہشات پر قابو پانا اور نفسِ امّارہ کی صحیح تربیت کرنا۔ یہی اصل جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے دُنیا پر واضح کر دیا ہے کہ حقیقی اسلام کا تصور وہ نہیں جو لوگوں کے ذہنوں نے تراشا ہے۔ بلکہ حقیقی اسلام وہ ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے قرآن کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہی ہے اور اس کی اشاعت کا باقاعدہ انتظام کر رہی ہے۔ مجھے اس امر کے اظہار میں کوئی جھجک نہیں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور اسی بناء پر آج دنیا اس کی تعلیم کو کھلے دِل سے قبول کرتی جا رہی ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ اور اسی سرزمین سے آپ نے اعلان کیا کہ مذاہب کے درمیان کوئی تفریق نہیں۔ تمام انسانوں کا خالق ایک ہی ہے۔ اس لئے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر و گجرات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد ۱۰-۱۱ جنوری بروز سنیچر وار اور اتوار بمبئی میں ہوگا۔ ان جماعتوں کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے ذمّہ واجبات فوری طور پر روانہ کریں۔ اور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو کامیاب کرے۔

محترم سیّد شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ ہوں گے۔ جبکہ محترم محمد سلیمان صاحب جنرل سیکرٹری اور محترم وی عبدالرحیم صاحب اور محترم عبدالشکور صاحب ہیڈ سکرٹری ہوں گے۔

المُعلِن: غلام نبی نیاز خادم سلسلہ
AL-HAQ BUILDING,
17, Y.M.C.A. ROAD, BOMBAY-400008

عُہدیداران جماعت مُتوجّہ ہوں!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو تحریکِ جدید کے آغاز کا اعلان ۳۱ر اکتوبر کو فرمادیا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ صدر جماعت و سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات حاصل کر کے جلد مرکز میں بھجوائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

قادیان میں شری گورو نانک جی کی تقریب یوم پیدائش

مورخہ ۳۰ر نومبر ۸۰ء کو پچھلے سال کی طرح امسال بھی شری بابا گورونانک جیؒ کی یوم پیدائش کی تقریب سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ کی کوٹھی واقع ریلوے روڈ قادیان میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جتھیدار اجاگر سنگھ صاحب سیکھواں ایم۔ ایل۔ اے۔ کے علاوہ دیگر سکھ سکالرز نے شرکت کی۔ اور گورونانک جیؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے بھی حضرت بابا نانک جیؒ کی تعلیمات صلح و آشتی پر روشنی ڈالی۔ اور گوربانی سے کچھ شبد پڑھ کر سنائے۔ جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد حاضرین کی کھانے سے تواضع کی گئی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار خصوصی)

اخبار بدر کی رسیدگی سے متعلّق شکایات!

باوجود اس کے کہ دفتر کی طرف سے تمام خریداران کے پتہ پر ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ اخبار بدر پوسٹ کر دیا جاتا ہے۔ اکثر احباب کی طرف سے پرچہ نہ ملنے یا غیر معمولی تاخیر سے ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ ایسے تمام احباب اور جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات اور انسپکٹر جنرل کو تحریری طور پر اپنی شکایت سے مطلع کر کے اس کی نقل نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو ارسال کریں تا دفتر کی طرف سے اس سلسلہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

"صدر نگران بورڈ بدر قادیان"

ضمیمہ انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ مدراس!!

درج ذیل عہدیداران لجنہ اماء اللہ مدراس کے گزشتہ فہرست (نمبر ۲) میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ جنہیں بغرض ریکارڈ اب شائع کیا جا رہا ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۱) نائب صدر : محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ۔
(۲) سیکرٹری تبلیغ : 〃 صادقہ بیگم صاحبہ۔

وِلادتیں

(۱) مورخہ ۸۰/۱۱/۲۱ کو اللہ تعالیٰ نے عزیز مصطفےٰ سلمہ ابن مکرم سیّد ظہیر الدین منور احمد صاحب ساکن بریلی کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔

(۲) مورخہ ۸۰/۱۱/۲۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم سیّد ڈاکٹر شفیق ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ آڈیٹر اکاونٹینٹ جنرل آفس بھبنیشور ابن مکرم سیّد کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ اڑیسہ کو دوسری بچی سے نوازا ہے۔ بچی کے دادا نے اس خوشی میں مبلغ ۵ روپے مد اعانت بدر ارسال کئے ہیں۔ ہر دو نومولودین کے لئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ منڈی بہاء الدین (پاکستان) میں مورخہ ۸۰/۱۱/۲ کو وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار انوار محمد۔ صدر جماعت احمدیہ راٹھ (یو۔پی)